

ایک مؤمن کو چاہیے کہ دینی اُمور میں کتاب و سنت اور اسلاف امت کے فہم پر اکتفا کرے۔

**سوال ۱۹:** بعض لوگ دورانِ وضو ہر ہر عضو کے لیے الگ الگ دُعا

پڑھتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب:** دورانِ وضو ہر ہر عضو کے لیے ذکر و دُعا ثابت نہیں، اگرچہ بعض

الناس نے اپنی کتابوں میں بغیر دلیل کے یہ اذکار درج کیے ہیں۔ یہ ایجادِ دین، یعنی بدعت ہے۔ اس بارے میں حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) فرماتے ہیں:

وَأَمَّا الدُّعَاءُ عَلَى أَعْضَاءِ الْوُضُوءِ، فَلَمْ يَجِئْ فِيهِ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

”وضو کے ہر ہر عضو پر دُعا میں نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں۔“ (الأذکار، ص: 70)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (691-751ھ) اسے بدعت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَأَمَّا الْأَذْكَارُ الَّتِي يَقُولُهَا الْعَامَّةُ عَلَى الْوُضُوءِ، عِنْدَ كُلِّ وَضُوءٍ، فَلَا أَصْلَ لَهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ، وَالتَّابِعِينَ، وَلَا الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ، وَفِيهَا حَدِيثٌ كَذِبٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

”وضو کے ہر ہر عضو کو دھوتے وقت عوام الناس جو اذکار پڑھتے ہیں، ان کا ثبوت نہ

رسول اللہ ﷺ سے ہے، نہ صحابہ و تابعین اور ائمہ اربعہ سے۔ اس بارے میں ایک جھوٹی

حدیث رسول اللہ ﷺ سے منسوب کی گئی ہے۔“ (الوابل الصیب، ص: 384)

البتہ وضو سے پہلے بسم اللہ اور وضو کے بعد اذکار ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ

انہی کو یاد کریں اور پڑھیں تاکہ دین و دنیا کی بھلائیاں سمیٹ سکیں۔

**سوال ۲۰:** وضو کے بعد یا وضو میں پاؤں دھوتے وقت سورۃ القدر پڑھنا

کیسا ہے؟

**جواب:** بدعت ہے، اس حوالے سے یہ غیر معتبر روایت بھی وارد ہوئی